السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بستی میں ایک مسجد مدت سے قائم ہے اور اسی بستی سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک دوسری بستی ہے اور درمیان دونوں بستیوں کے چھ مہینہ تک اس قدر پانی رہتا ہے کہ ایک سے دوسرے میں آمدورفت متعذر رہتی ہے اور دوسری بستی کے اکثر لوگ جمعہ وجماعت پنج وقت سے محروم رہتے ہیں، لہٰذا وہاں کے لوگ اپنی بستی میں ایک گھر بنا کر نماز جمعہ اور پنج وقت ادا کرنے لگے اور اسی حال پر بارہ یا تیرہ برس گذر گئے، بعد ازاں صاحبان جوار مسجد قدیم بعض دنیاوی عداوت کی وجہ سے بانیان مسجد جدید کو کہنے لگے کہ تم لوگوں کی مسجد حکم میں مسجد ضرار کے ہے، اس میں نماز درست نہیں ہے اور جو لوگ اس میں نماز پڑھتے ہیں وہ مسلمان نہیں بلکہ منافق ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مسجد جدید شرعاً مسجد ہے یا نہیں اور ضرار کہنا ان لوگوں کا صحیح ہے یا نہیں اور جو لوگ بانیان مسجد جدید کو منافق کہتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ جس مسجد کی بنا غرض نفسانیت سے خالی ہو بلکہ اس کی بناء صرف کسی ایسے عذر کی وجہ سے ہو کہ جس کے سبب سے اکثر لوگ جمعہ اور جماعت پنج وقت سے محروم رہتے ہیں وہ حکم میں مسجد ضرار کے نہیں ہے۔ نماز اس میں بلاشک جائز ہے، ہاں البتہ اگر مقصود ابتغاء لوجہ اللہ نہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی، چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے: کل[1] مسجد بنی مباھاة اوریاء اوسمعة اولغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ اوریمال غیر طیب فھولاحق بمسجد الضرار۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو مسجد ان صفتوں کی نہ ہوگی وہ لاحق مسجد ضرار نہ ہوگی اور بناء اس کی ابتغاء وجہ اللہ اور تاسیس علی التقوی ہوگی اور اس مسجد میں امتثال امر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ عن عائشة قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المسجد فیالدوروان ینظف ویطیب۔ گفت عائشہؓ کہ امر کرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببنا کردن مسجد در سراہا وقبیلہا ومحلہا (اگر بقصد ضرار نہ باشد) وامر کرد ایں کہ پاکیزہ داشتہ شود وخوشبو گردانیدہ شود کذا فی اشعة اللمعات اور بانیان مسجد جدید اجر عظیم کے مستحق ہوں گے، چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے۔ عن[2] عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بنی اللہ مسجد بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة یعنی حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی بنائے ایک مسجد واسطے اللہ، بناتا ہے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ ایک گھر جنت میں۔

اور جو لوگ بانیان مسجد جدید کو منافق کہتے ہیں وہ لوگ خود منافق ہیں، چنانچہ بخاری میں ہے: عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول خود اسی کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہ خلیل الرحمٰن غفرلہ المنان، (11 محرم الحرام 1316 ہجری۔ (سید محمد نذیر حسین

---

[1] ہر وہ مسجد جو فخر، ریا، یا سنانے یا کسی اور غرض سے، سوائے خدا کی رضا کے طلب کرنے کے بنائی جائے یا مال ناپاک سے بنائی جائے، وہ مسجد، مسجد ضرار سے ملحق ہے۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں بنائیں جائیں، ان کو پاک صاف رکھا جائے، ان کو خوشبو لگائی جائے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01